

## 174801 - پہلے خاوند کی اولاد پس ہونے کی بنا پر خاوند اپنی بیوی کے اخراجات برداشت نہیں کرتا

سوال

میں نے تقریباً ڈیڑھ برس قبل اسلام قبول کیا اور الحمد للہ بعد میں شادی بھی کر لی، لیکن موجودہ خاوند کے بارہ میں مجھے چند ایک مشکلات ہیں : میں سولہ برس سے شادی شدہ ہوں اور میرے پہلے خاوند سے میرے دو بچے بھی ہیں، موجودہ خاوند کتنا کہ وہ میرے بچوں کا ذمہ دار نہیں، میں نے کبھی اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ ان کے باپ کا بدل بنے، لیکن صرف اتنا ہے کہ وہ ان بچوں کے ساتھ زمی کا بر تاؤ تو کرے۔

وہ ان کے ساتھ بالکل زمی نہی کرتا اور یہ محسوس کرتا ہے کہ اس پر اصلاً اس سلسلہ میں کچھ بھی واجب نہیں، بلکہ اس سلسلہ میں ساری ذمہ داری مجھ پر ہی ڈالتا ہے، میں جانتی ہوں کہ اس کے لیے میرے اخراجات واجب ہیں، لیکن وہ اس ذمہ داری کو ادا نہیں کرتا، بلکہ اس کا خیال ہے کہ اگر وہ مجھ پر خرچ کریگا تو یہ میری اولاد پر ہی خرچ ہے، اس لیے وہ خرچ نہیں کرتا، مجھی سمجھنے نہیں آ رہی کہ میں اس مشکل کو کس طرح حل کروں، آیا وہ حق پر ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، اور دین اسلام کے لیے آپ کا سینہ کھولا، ہماری دعا ہے کہ وہ آپ اور آپ کی اولاد کی حفاظت فرمائے، اور آپ کا ایمان زیادہ کرے اور آپ کی ہدایت و توفیق میں زیادتی فرمائے۔

دوم :

خاوند اپنی بیوی کی پہلی اولاد کی تعلم و تربیت اور دیکھ بھال کا ذمہ دار تو نہیں، لیکن اگر وہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو اسے اجر و ثواب حاصل ہو گا، اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمان اولاد پر بھی احسان ہو گا جو دیکھ بھال اور تربیت کی بہت زیادہ محتاج ہے۔

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (129377) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

سوم :

خاوند پر اپنی بیوی کا اچھے طریقہ سے خرچ اور اس کے باقی اخراجات مثلاً نام و نفقة اور رہائش و بس اور علاج معالجہ وغیرہ واجب ہے، خاوند کے لیے اس میں کوتاہی کرنا بائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿مَرْدُ عَوْرَتِهِ وَحَكَمٌ هُنَّ اس لَيْےَ كَه اللَّهُ تَعَالَى نَے بَحْنَ کُو بَحْنَ پِر فَضْلَتِ دَیِّ ہے اور اس لَيْےَ كَہ ان مَرْدُوں نَے اپنَا مَالَ خَرَجَ کِیا ہے﴾۔ النساء (34)۔

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے :

۔(چاہیے کہ صاحب و سوت اہنی و سوت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق بیکار دیا جائے تو اللہ کی جانب سے دیے گئے رزق میں سے خرچ کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ ملکف نہیں کرتا۔)۔ الطلاق (7).

اور حدیث میں بھی اس کی تاکید کی گئی ہے، معاویہ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اور جب تم بس پہنچو تو اسے بھی پہناؤ، اور چھرے پر مت مارو، اور اسے قبیح و بد صورت مت کرو، اور اسے گھر کے علاوہ اس سے باسیکاٹ مت کرو"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2142) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) علامہ ابانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

ابن رشد رحمہ اللہ کستہتے ہیں:

"فتھاء اس پر منتفق ہیں کہ بیوی کے خاوند پر حقوق میں بیوی کا ننان و نفقة اور بس بھی شامل ہے؛ کیونکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

۔(اور جس کا بچہ ہوا س کے ذمہ ان (عورتوں) کا ننان و نفقة اور بس اچھے طریقہ پر ہے۔)

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم پر ان عورتوں کا ننان و نفقة اور بس اچھے طریقہ سے ہے"

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا تھا:

"اتنا کچھ لے لیا کرو جو تمیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو"

نان و نفقة کے وجوب پر سب فتحاء کا اتفاق ہے "انتہی

دیکھیں: بداییۃ الجہد و خاییۃ المقتضد (2/44).

بیوی کے پہلے خاوند سے بچہ ہونے کی بنابر موجودہ خاوند ج کو بیوی کے خرچ میں کمی کرنے کا حق نہیں، بلکہ اگر وہ بچے اپنی ماں کے ساتھ گھر میں رہتے ہیں اور کھانے میں شریک ہیں اور خاوندان کو کھانا وغیرہ دینے پر راضی نہیں تو بیوی اپنی جانب سے بچوں کے کھانے پینے کا خرچ خاوند کو ادا کر دے، اور اسے گھر کے اخراجات میں لگا دے اور اسی طرح ماں اپنے پہلے بچوں کے علاج معايجہ اور بس کا بھی خرچ برداشت کرے، لیکن خاوند اپنی بیوی کی ساری ضروریات پوری کریں گا۔

اور اگر خاوند بیوی کے بچوں کو اپنے ساتھ نہیں رہتے دیتا، اور رہائش کے اخراجات طلب کرتا ہے تو اسے مطالہ کا حق ہے، مثلاً گھر میں ان کے لیے ایک کمرہ مخصوص کر دے اور وہ بچے اس کمرہ کا کرایہ ادا کر دیا کریں۔

حاصل یہ ہوا کہ آپ کا خرچ تو آپ کے خاوند کے ذمہ لازم ہے، اور آپ کے پہلے خاوند کے بھے اگر آپ کے ساتھ کھانے پینے اور رہائش میں شریک ہوتے ہیں اور آپ کا خاوند ان کے اخراجات برداشت کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو آپ کو ان کے اخراجات ادا کرنا ہونگے۔

لیکن اس کے لیے آپ دونوں افہام و تفہیم کی خطا میں بات چیت کریں اور محبت والفت کے ساتھ آپس میں سمجھوتہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ نے حسن سلوک کا حکم دیا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔

اس بات کا اور اک ہونا چاہیے کہ انسان جو کچھ خرچ کرتا ہے اللہ اسے اس کا اجر و ثواب ضرور دے گا وہ صنائع نہیں ہوتا، بلکہ ایک نیکی تو دس نیکیوں کے برابر ہو جاتی ہے، اور پھر اللہ جسے چاہے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا کرتا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ ہر جاندرا پر خرچ کرنا اجر و ثواب کا باعث ہے اور پھر اگر چھوٹے بھے ہوں تو ان کے اخراجات اور ضروریات پوری کرنے کا ثواب کتنا ہو گا؟

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کی اصلاح فرمائے اور آپ کے حالات کو سدھارے، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع فرمائے۔

واللہ اعلم۔